REGD NO. P. 67

رجسٹرڈ نمبر ۶۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۵

شمارہ ۴۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ روپے
ممالک غیر -/۸ روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۴ ر نبوت ۱۳۴۵ ہش	۱۰ ر شعبان ۱۳۸۶ ھ	۲۴ ر نومبر ۱۹۶۶ ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ ر نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور ان دنوں محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور سفر کے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ معہ اہل و عیال ربوہ میں تشریف فرما ہیں۔ امید ہے جلسہ سالانہ قادیان سے چند روز قبل واپس تشریف لے آئیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ سفر حضر میں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور خیر و عافیت کے ساتھ دارالامان واپس لائے۔

• اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ متعین لاہور پر پچھلے دنوں فالج کا اچانک حملہ ہو گیا۔ ۷ ر نومبر کی اطلاع ہے کہ حالت بہت تشویشناک ہے اور نازک ہے بخار ۱۰۶ درجہ ہے سانس اکھڑا ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم شیخ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان مقامی طور پر جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات سرعت سے مکمل کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر رنگ میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۷۵ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۹، ۲۰، ۲۱ ر دسمبر ۱۹۶۶ ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں اب صرف چند روز باقی ہیں۔ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے مرکز سلسلہ میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ جلسہ جس قدر اہمیت رکھتا ہے اس کے متعلق مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

لازم ہے کہ اِس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور ان کے ہمّ و غم دُور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھا دے۔ جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا اے ذو المجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ ر دسمبر ۱۸۹۲ ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے مدان آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

علاقہ جنوبی ہند میں مرکزی وفد کا مالی و تربیتی دورہ

از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان

(۳)

آل کیرالہ کمیٹی کی طرف سے ایڈریس

ازاں بعد کیرالہ احمدیہ کمیٹی کی طرف سے میرے پہلی مرتبہ کیرالہ اسٹیٹ کے دورہ پر ایک خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور اس ایڈریس میں صوبہ میں مختلف جماعتی ضروریات کا اظہار کرتے ہوئے مرکز کی طرف سے امداد اور تعاون کی درخواست کی گئی۔ مثلاً مختلف دینی مدرسوں کی گرانٹوں۔ بعض جگہ مساجد کی تعمیر۔ ملیالم زبان میں لٹریچر تیار کرنے کی ضرورت اور ان امور کے لئے مرکز کی طرف سے مالی امداد کی درخواست کے معاملات کا خاص طور سے ذکر تھا۔

اس ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے خاکسار کی طرف سے آل کیرالہ احمدیہ کمیٹی کو یہ مشورہ دیا گیا کہ اس صوبہ کی جملہ جماعتوں میں اگر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے قواعد کے تحت باقاعدہ صوبائی انجمن احمدیہ کا نظام قائم کیا جائے تو اس صورت میں جہاں بعض ذمہ داریاں ہوں گی۔ وہاں صوبائی نظام کو بعض اختیارات بھی حاصل ہوں گے۔ اور ایک حد تک صدر انجمن احمدیہ قادیان صوبائی گرانٹ کے معاملہ پر بھی غور کر سکے گی۔

دیگر مطالبات کے متعلق بھی یہ اصول بتایا گیا کہ اول مقامی جماعتیں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حسب ضوابط متعلقہ صوبائی نظارت کی وساطت سے مرکز میں معاملہ پیش کیا جا سکتا ہے نیز آل کیرالہ کمیٹی کو یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ عام تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی ملیالم زبان میں ترجمہ شائع کرنے کی کوشش کریں۔

اس تقریر کے آخر میں بعض جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو اپنے اتحاد و اتفاق کو پوری طرح برقرار رکھنے کی تلقین کی گئی۔ اور یہ بتایا گیا کہ الٰہی جماعتوں میں ایسے فتنے سلسلہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اس لئے ایسے افراد کی بے سروپا باتوں کو کوئی اہمیت دینے کی بجائے انہیں نظر انداز کر دینا چاہئے۔

افتتاح میگزین خدام الاحمدیہ کالیکٹ

اس جلسہ کے اختتام پر مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے جاری کردہ ایک تبلیغی میگزین کا افتتاح کیا گیا چونکہ اس اجلاس میں کچھ مقامی پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس لئے محترم قائد صاحب خدام الاحمدیہ مکرم اے۔ پی کنجامو صاحب کی درخواست پر خدام الاحمدیہ کے میگزین کے افتتاح کی تقریر انگریزی زبان میں کی گئی جس کے بعد قریباً گیارہ بجے بعد دعا یہ اجلاس ختم ہوا۔

اس جماعت کے نئے بجٹ میں قریباً ۔/۵۰۴ روپے کا اضافہ ہوا۔ اور جماعت کوڈیاکتھور کا سالانہ بجٹ مبلغ ۔/۲۷۲ روپے کے اضافہ کے ساتھ تیار کیا گیا۔ ان جماعتوں میں مبلغ ۔/۱۴۰۰ روپے کے وعدوں کا فضل عمر فنڈ میں اضافہ ہوا۔ اور درویش فنڈ میں ۔/۲۰۹ روپے کے وعدے حاصل کئے گئے۔

ان ہر دو جماعتوں میں ہم محترم کے پی آسو صاحب صدر کالیکٹ۔ مکرم اے محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوڈیاکتھور اور مکرم اے۔ پی کنجامو صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور محترم سی ایم۔ علی کویا صاحب اور مکرم ٹی علی صاحب سیکرٹری مال کے تعاون کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور اپنے فضل سے نوازے۔

روانگی برائے جماعت کرونا گاپلی

پروگرام کے مطابق ہمارا وفد مورخہ ۲۶/۱۱/۶۶ کی صبح کو کالیکٹ سے برائے کرونا گاپلی روانہ ہوا۔ کالیکٹ سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر منار گھاٹ کی جماعت ہے۔ جہاں کے دوستوں نے ہمارے وہاں جانے کی خواہش کی تھی۔ چنانچہ مکرم کے۔ پی آسو صاحب نے ہمارے اس سفر کے لئے کرایہ کار پیش کی۔ اور ہم منار گھاٹ کی جماعت میں ۲½ گھنٹہ قیام کرتے ہوئے کرونا گاپلی کے لئے روانہ ہوئے جہاں رات کو قریباً آٹھ بجے پہنچے۔ مکرم محی الدین صاحب کنجو صدر جماعت کی زیر قیادت جماعت کرونا گاپلی کے احباب کثیر تعداد میں مسجد احمدیہ کے قریب ہمارے خیر مقدم کے لئے جمع تھے۔ چنانچہ دوستوں کی خواہش پر اس وقت چند منٹ دوستوں کو مرکز کی وفد کی آمد کے متعلق مختصر تقریر میں مخاطب کیا گیا۔ جس کے بعد ہم صدر جماعت کے گھر (جہاں ہماری رہائش کا انتظام تھا) چلے گئے۔

اگلے روز خطبہ جمعہ مکرم صدیق امیر علی صاحب نے ملیالم زبان میں دیا جس میں مالی ذمہ داریوں کے متعلق انہوں نے احباب جماعت کو تاکید فرمائی۔ جمعہ کے بعد حضرت مولانا شمس صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب خاکسار نے پڑھائی۔

اسی روز یعنی ۲۷/۱۱/۶۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں مجلس عاملہ کا خاص اجلاس بلایا گیا۔ جس میں اپنی آمد کی غرض بتاتے ہوئے عہدہ داروں سے درخواست کی گئی کہ سب سے اول وہ مالی امور میں اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور اپنے ذمہ بقایا رقوم کو صاف کریں۔ تاکہ باقی دوستوں پر بھی اُن کے اچھے عملی نمونہ کا اثر ہو۔

اگلے روز مورخہ ۲۸/۱۱/۶۶ کو جماعت کا اجلاس تھا۔ جس میں کثیر مقامی دوستوں کے علاوہ بعض ارد گرد کے مقامات کے احمدی دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ چنانچہ اس اجلاس میں پہلے محترم مولوی سراج الحق صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس کا ملیالم ترجمہ مولوی عبدالسلام صاحب مبلغ مرکزہ (جو بعد اپنی بیوی کے گھر رخصت پر آئے ہوئے تھے)۔ نے کیا۔ بعد ازاں خاکسار کی تقریر کا ترجمہ محترم صدیق امیر علی صاحب نے فرمایا جس کے بعد احباب جماعت کا نئے مالی سال کا بجٹ لازمی چندہ جات ۔/۷۰۷ روپے اضافہ کے ساتھ تشخیص کیا گیا۔ فضل عمر فنڈ میں ساڑھے پانچ ہزار روپے کے نئے وعدے حاصل کئے گئے۔ اور مبلغ ۔/۷۹۰ روپے کے وعدے درویش فنڈ میں حاصل کئے گئے۔ وصولی کے تعلق میں اس جماعت کے قائد خدام الاحمدیہ مکرم اے۔ کے مسلم صاحب نے بھی کافی کوشش فرمائی۔ چنانچہ اس جماعت سے ایک ہزار روپے کی نقد ادائیگی ہو سکی۔ اور اکثر بقایادار دوستوں نے موجودہ مالی سال کے آخر تک اپنے ذمہ کم از کم دو سالوں کا بقایا ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

جماعت کرونا گاپلی کے قریب ایک نئی جماعت آڈی ناڈ کچھ عرصہ سے قائم ہے۔ اس کا بھی بجٹ بنایا گیا اور یہاں کے دوستوں سے بھی ہر دو تحریکات میں وعدے حاصل کئے گئے۔

روانگی برائے جماعت احمدیہ کوٹار

مورخہ ۲۹/۱۱/۶۶ کی صبح کو ہم کرونا گاپلی سے کوٹار کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں قبل دوپہر پہنچ گئے۔ اس جماعت میں علاوہ مکرم صدیق امیر علی صاحب کے کرونا گاپلی کے ایک مخلص دوست مکرم محمد یوسف صاحب District Statistic Officer نے بھی ہمارے ساتھ رفاقت فرمائی۔ راستے میں ہم ایک مخلص نوجوان مسٹر عبدالوہاب صاحب سے بھی ٹریوانڈرم ملنے گئے۔ اور تحریکات میں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

خطبہ جمعہ

ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنی نئی نسلوں کو بھی مالی قربانی کی راہوں پر چلنے کی عادت ڈالیں

اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ وقفِ جدید کا مالی بوجھ ہمارے بچے اور بچیاں اُٹھا لیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۶۶ء

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس میں شک نہیں کہ

دینی معاملات میں سب سے پہلا حق

انسان پر اس کے نفس کا ہی ہے۔ اور ہر نفسِ انسانی کو ہمیشہ اس طرف متوجہ رہنا چاہیئے کہ وہ ایسے اعمال بجا لاتا رہے کہ ان کی وجہ سے ان کا رب راضی ہو جائے۔ اور وہ اپنے اللہ کی خوشنودی حاصل کرے۔ اسی طرح اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ کہ اگر تم خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ہدایت یافتہ سمجھے جاؤ تو تمہیں دوسروں کا گمراہ ہو جانا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا یعنی اگر باوجود اپنی دلی تڑپ اور اپنی انتہائی کوشش اور جدوجہد کے وہ لوگ جنہیں تم ہدایت کی طرف بلاؤ اور اس بات کی تلقین کرو کہ

اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے قرآن کریم کے جوئے کے نیچے اپنی گردنیں رکھ دیں۔ پھر بھی وہ ایسا نہ کریں اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی کو مول لیں تو ان کا ایسا کرنا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا

لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس کے بعد سب سے بڑی ذمہ داری جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر عائد کی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے اہل و عیال کو

نیکی اور تقوےٰ پر قائم

رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اور ہمیشہ اس طرف متوجہ ہوں کہ جس طرح ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم پر اللہ تعالےٰ کے فضل ہوتے رہیں اور وہ ہم سے خوش ہو جائے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جو ہمارے اہل میں شمار ہوتے ہیں ان کے متعلق بھی ہماری یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ ان پر بھی

اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحم

نازل ہو۔ اور اس زندگی میں جس کے متعلق ہمیں بہت کم علم دیا گیا ہے اور جہاں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک لحظہ کی ناراضگی ایسی ہے کہ اس دنیا کی ہزاروں زندگیوں کی خوشیاں اس ناراضگی سے بچنے کے لئے قربان کی جا سکتی ہیں) وہ لوگ (بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار) جو یہاں ہمارے اہل کہلاتے ہیں وہاں بھی ہمارے ساتھ ہی رہیں اور

خاندان روحانی طور پر بکھر نہ جائے

اور منتشر نہ ہونے پاتے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا کہ اے وہ لوگو! جو ایمان کا دعوےٰ کرتے ہو جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہا ہے یاد رکھو کہ صرف اپنے نفس کو روحانی رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرنے کی ہی ذمہ داری تم پر عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ تم پر یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ جہاں تم اپنے نفسوں کو

خدا تعالےٰ کی ناراضگی

اور اس کے قہر اور اس کے غضب کی آگ سے بچاؤ۔ وہاں اپنے اہل کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو تمہارے رشتہ دار ہیں (بیوی بچے ہیں) خدا تعالےٰ کے قہر کی آگ سے بچاؤ

دوسری جگہ فرمایا قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کہ حقیقی طور پر گھاٹا پانے والے وہی لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں وہ اور ان کے اہل گھاٹا پانے والے قرار دیئے جائیں۔

دیکھو مائیں اور بعض دفعہ باپ اور دوسرے رشتہ دار بھی چند دنوں یا چند مہینوں یا چند سالوں کی جدائی اپنے بچوں سے برداشت نہیں کر سکتے۔ بہت سے بچے غیر ملکوں کی اعلےٰ تعلیم سے اس لئے محروم ہو جاتے ہیں کہ ان کی مائیں یا دوسرے عزیز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ چند سال کے لئے وہ اپنے اس عزیز سے جدا ہوں۔ بہت بچے اس لئے

تعلیم سے محروم

ہو جاتے ہیں کہ جہاں وہ پیدا ہوئے اور جہاں وہ پلے اور بڑھے اور جہاں انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی وہاں کوئی کالج نہیں تھا۔ اور ماں باپ نے پسند نہ کیا کہ وہ اپنے بچے کو اپنے سے جدا کر کے کسی ایسے بڑے شہر میں بھجوائیں جہاں کالج موجود ہے۔

تو اس دنیا میں بعض دفعہ تو ہم غیر معقول رویہ اختیار کر کے بھی اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں اور ان کی جدائی ہم پر بہت شاق گزرتی ہے تو وہ دنیا جس کے عذاب کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اتنا لمبا ہے کہ اس پر "ہمیشہ رہنے والے عذاب" کا فقرہ چسپاں ہو سکتا ہے اس میں ہم کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ ہمارے بچے ہمارے اہل اور ہمارے دوسرے رشتہ دار ہم سے جدا ہوں۔

اگرچہ پورے طور پر تو یہ درست نہیں بلکہ

قرآن کریم کی دوسری آیات کے خلاف ہے

کہ جہنم کا عذاب ہمیشہ ہمیش تک چلتا چلا جائے گا۔ لیکن اس کے زمانہ کی لمبائی اور وسعت کو بیان کرنے کے لئے قرآن کریم خٰلِدِينَ کا لفظ استعمال کرتا ہے۔

تو ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ایک معنے کے لحاظ سے ہمارے بچے اُس دنیا میں ابد الآباد تک ہم سے جدا رہیں جبکہ ہم یہاں چند گھڑیاں یا چند دنوں یا چند مہینوں یا چند سالوں کی جدائی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اصل گھاٹا پانے والے تو وہ ہیں جو اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ اپنے خاندان کو جس طرح جسمانی طور پر یہاں اکٹھا کئے ہوئے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ان میں

انتشار اور تفرقہ پیدا ہو

اور وہ بگڑ جائیں۔ اسی طرح ان کا خاندان دوسری دنیا (اخروی زندگی) میں بھی منتشر نہ ہو جائے چونکہ وہ ایسی کوشش نہیں کرتے اس لئے حقیقی معنی میں یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ گھاٹا پانے والے ہیں۔

اسی لئے اسلام نے مختلف پہلوؤں سے اس بات کی تلقین کی ہے کہ اپنے بچوں کی پہلے دن سے ہی تربیت شروع کر دی جائے۔ در حقیقت پیدائش سے پہلے بھی جب بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے بعض محاذ سے اور بعض طریقوں سے اُس کی تربیت کی جاتی ہے۔ بچے کی پیدائش پر نیک کلمات اس کے دائیں کان میں بھی اور بائیں کے بائیں

کان میں بھی کہے جاتے ہیں اور اس طرح ہمیں اس راستہ پر لگایا جاتا ہے کہ بچوں کے سامنے ہمیشہ نیکی اور ہمیشہ عدل کی اور ہمیشہ احسان کی اور ہمیشہ جذبہ ایتاء ذی القربیٰ کے پیدا کرنے والی باتیں کیا کرو اور انہیں تلقین کیا کرو کہ

علمی لحاظ سے بھی اور ذہنی لحاظ سے بھی وہ ایک سچے مسلمان کی سی زندگی گذارنے

لگیں۔

اعمال میں جہاں تک نماز کا تعلق ہے رعیب اکہ میں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں کہا تھا) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دس سال کی عمر میں بچے پر نماز واجب ہو جاتی ہے۔ اگر وہ لڑکا ہے تو مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنا اس پر واجب ہوتا ہے لیکن بچہ ایک دن میں تو نماز پڑھنا شروع نہیں کر دے گا۔ اس لئے فرمایا کہ اس فرض کو عمدگی سے ادا کرنے کی تربیت دینے کی خاطر تین سال پہلے کام شروع کرو۔ وہ سات سال کا ہو تو اسے نماز کی طرف مائل کرو اور متوجہ کرو۔ اور اگر وہ لڑکا ہے تو اسے اپنے ساتھ مسجد میں لے جانا شروع کرو اور مسجد کے آداب بھی سکھاؤ۔ اس طرح عبادت کے عملی کام جو ہیں ان میں حصہ لینے کی طرف اسے متوجہ کرو اور اس رنگ میں ان کی تربیت کرو کہ عملی روحانی کاموں کے فرض ہوتے وقت اس بوجھ کو اُٹھانے کے لئے وہ پورے طور پر تیار ہوں۔

نماز کے بعد دوسرا بڑا کام جو

ایک مسلمان پر بطور فرض کے عائد ہوتا ہے

وہ مالی کی قربانی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتنی شاندار قربانیاں دیں کہ اگر وہ ثقہ راویوں سے بیان نہ ہوتیں تو شاید ہماری عقلیں ان کی صحت کو قبول کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوتیں

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ مسلمان ہوتے تو ان کے پاس چالیس ہزار اشرفیاں جمع تھیں۔ آجکل تو اشرفی ملتی ہی نہیں۔ میرے خیال میں جو دوست یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے ایک فی صدی نے بھی سونے کی اشرفی نہ دیکھی ہوگی۔ اس وقت قوت خرید کو دیکھا جائے تو اس کے مطابق ایک اشرفی کی قیمت سوا سو ہے کیونکہ سوا سو میں ایک اشرفی ملتی ہے تو چالیس ہزار اشرفی قریباً پچاس لاکھ روپیہ بنتا ہے

جب وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ یہ

ساری رقم میں اسلام کے لئے خرچ کروں گا

چنانچہ جو کچھ انہوں نے جوڑا ہوا تھا اور ریزرو کے طور پر رکھا ہوا تھا اور تجارت میں جوان کا مال لگا ہوا تھا وہ اس کے علاوہ تھا) وہ اسلام پر خرچ کرتے رہے اور جب ہجرت کا وقت آیا تو چالیس ہزار اشرفیوں میں سے صرف پانچ سو اشرفی ان کے پاس باقی تھی۔ انتالیس ہزار پانچ سو اشرفی وہ خرچ کر چکے تھے۔ یہ پانچ سو اشرفیاں بھی انہوں نے اپنے گھر والوں کے لئے نہیں چھوڑیں بلکہ ہجرت کے وقت وہ بھی ساتھ اُٹھا لیں تاکہ

دین کی راہ میں ہی خرچ

ہوں۔

تو انہوں نے بڑی مالی قربانیاں دی ہیں۔ درست یہ نہ سمجھیں کہ ہم وصیت میں ۱/۱۰ دے کر یا بعض دوسرے چندوں کو ملا لیا جائے تو ۱/۸ یا ۱/۶ دے کر ایسی قربانی دے رہے ہیں کہ گویا ہم صحابہ رضی اللہ عنہم سے آگے نکل گئے۔ یا ان کے برابر کھڑے ہو گئے ہیں کیونکہ صحابہؓ میں کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے تھے جو بہر حال ۱/۳ سے زیادہ قربانی دے رہے تھے مثلاً انصار کو ہی دیکھیں انہوں نے آدھے آدھے مال مہاجرین کو پیش کر دیئے تھے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ مہاجرین میں سے بہتوں نے نہیں لئے۔ جنہوں نے لئے بھی۔ قرض کے طور پر لئے۔ لیکن انصار کی طرف سے پیش کش ہو گئی تھی کہ تم سب کچھ چھوڑ کر آئے ہو۔ آؤ یہ مال بانٹ لیں اور آدھا آدھا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کو عقل دی تھی۔ وہ

تجارت کے میدان میں

بڑا کچھ کماتے تھے۔ پھر اس نے انہیں ایمان بھی دیا تھا اس لئے وہ دین کی راہ میں خرچ بھی بڑا کرتے تھے۔ اس حد تک کہ میں نے بتایا ہے کہ اگر ان روایات کے راوی ثقہ نہ ہوں تو ہم شاید ان کو محض قصہ سمجھیں لیکن تاریخ اس کثرت سے ان باتوں کی تائید کر رہی ہے کہ ہماری عقل انہیں جھٹلا نہیں سکتی۔

تو جہاں تک اموال کی قربانی کا تعلق ہے صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بے مثال قربانیاں دی ہیں اور جہاں تک مالی قربانیوں کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بھی توفیق دی ہے کہ اس لامذہبیت اور دہریت کے زمانہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرے اور ایک حصہ جماعت کا اور بڑا حصہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے وقت میں ایسی روحانیت تربیت حاصل کر چکا تھا کہ ان کی جانی اور مالی قربانیاں صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنی مشابہ ہو گئی تھیں کہ ان کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ کسی اور گروہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ بعد کی جو نسلیں ہیں۔ ان میں بھی بڑی حد تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ روح قائم ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ نئی نسلوں کو بھی قربانیوں کی ان راہوں پر چلنے کی عادت ڈالیں۔ اسی لئے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ

وقفِ جدید کا مالی بوجھ

اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اُٹھا لیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ اُنہوں نے اُٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے جو کام اُنہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا

اس کی طرف جماعت نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی دینی چاہیئے تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے بچے جن کی عمر ایک دن سے پندرہ سال کے درمیان ہے وہ

تین مختلف تنظیموں سے تعلق

رکھتے ہیں۔ سات سال سے پندرہ سال کی عمر کے بچوں کا تعلق اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ سے ہے۔ اور سات سے پندرہ سال کی بچیوں کا تعلق ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ سے ہے اور سات سال سے کم عمر کے بچوں اور بچیوں کا تعلق نظام جماعت سے ہے تو بچوں کی یہ ننھی منی فوج تین حصوں میں بٹ گئی تھی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض جماعتوں میں ہر تنظیم نے سمجھا کہ شاید دوسرا کام کر رہا ہو۔ اور بعض جگہ ایک دوسرے کے کام میں دخل دینا شروع کر دیا۔ یعنی خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ والے ہوتے تھے انہوں نے کم عمر والے بچوں کی فہرستیں بنانا شروع کر دیں۔ جماعتی نظام والے جو تھے انہوں نے سات سال سے کم عمر والے بچوں کی ہی فہرستیں نہیں بنائیں بلکہ اطفال کی فہرستیں بھی بنانے لگ گئے۔ اس طرح انہوں نے ایک دوسرے کے کام میں دخل دینا شروع کر دیا۔

بہر حال جو سستی ہو چکی ہے اسے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے لیکن آئندہ کے لئے میں چاہتا ہوں کہ

اس خطبہ کے شائع ہونے کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر

ہر جماعت مجھے بچوں کی ان تین مختلف قسموں کے لحاظ سے یعنی اطفال الاحمدیہ سے تعلق رکھنے والے بچے، ناصرات الاحمدیہ سے تعلق رکھنے والی بچیاں اور سات سال سے کم عمر کے بچوں اور بچیوں کی فہرست علیحدہ علیحدہ (نام کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف تعداد کے لحاظ سے) مجھے پہنچ جانی چاہیئے۔ مثلاً لاہور لکھے کہ ہمارے یہاں اطفال ڈیڑھ ہزار ہیں۔ ناصرات ڈیڑھ ہزار ہیں اور کم عمر کے بچے تین ہزار ہیں۔ جو صورت بھی ہو

مجھے صرف تعداد چاہیئے

اور دوسرے یہ لکھا جائے کہ ان میں سے وقفِ جدید کا اس رنگ میں کس کس نے وعدہ کیا ہے۔

وعدوں کے متعلق اعلان کرتے ہوئے میں نے بتایا تھا کہ ہمارے ہزاروں بچے ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ایسے خاندانوں میں پیدا کیا ہے کہ جنہیں اتنا رزق دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک بچہ ایک اٹھنی ماہوار یا اس سے بھی زائد دے کر

وقفِ جدید کا مستقل مجاہد

بن سکتا ہے۔

لیکن بعض ایسے مخلص اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے احمدی خاندان بھی ہیں جو مالی استطاعت نہیں رکھتے مثلاً اگر ان میں سے کسی خاندان کے چھ بچے ہوں تو اٹھنی ماہوار کے حساب سے تین روپے ماہوار چھتیس روپے سالانہ انہیں ادا کرنے چاہئیں حالانکہ غربت کی وجہ سے اس خاندان کے بڑوں کے چندے بھی کم و بیش اتنے ہی ہوتے ہیں۔ پس اگر ایسے خاندان کا ہر ایک بچہ اٹھنی ماہوار ادا نہ کر سکے تو سارے خاندان کے

بچے مل کر ایک یونٹ بنالیں اور سب مل کر اکٹھی ماہوار دے دیا کریں

بہرحال اس صورت میں وقف جدید کے چندہ کا وعدہ کیا گیا ہو۔ یا الگ الگ ہر بچے نے جو وعدہ کیا ہوا اس کی اطلاع پندرہ دن کے اندر آجانی چاہیئے واللہ اعلم بچوں کی صحیح تعداد کتنی ہے ہر پورٹیں آئیں گی تو پتہ چلے گا لیکن یہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے وہ بچے جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے ان کی تعداد کم از کم پچاس ہزار ہوگی۔

اگر پچاس ہزار بچے الگ الگ پوری شرح سے چندہ ادا کریں تو ان کا چندہ چھ روپے سالانہ کے حساب سے تین لاکھ روپیہ بن جاتا ہے۔ جو وقف جدید کے سال رواں کے وعدوں سے ڈیڑھ گنا ہے (لیکن بعض دوستوں نے تو اپنے پیدا ہونے والے بچے کی طرف سے بھی چندہ بھجوا دیا ہے) لیکن چونکہ

وقفِ جدید کے کام کو پوری طرح چلانے کیلئے

یہ ناکافی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ (جیسا کہ دوست پہلے بھی کیا کرتے ہیں) اس میں بچوں کے علاوہ دوسرے دوست بھی شامل ہوں گے اور چھ روپے سے زیادہ چندہ دینے والے بھی ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ وقف جدید کا چندہ چھ روپے نہیں بلکہ سات سو یا ہزار دیا کرتے تھے (اس وقت مجھے اچھی طرح یاد نہیں) اسی طرح دوسرے بھی بہت سے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ زیادہ دینے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ وہ چھ روپے تک نہیں رکتے۔

یہ زائد دینے والے ہوں گے۔ ان کی رقمیں تین لاکھ کے علاوہ ہوں گی۔ اس طرح وقف جدید کے لئے تین لاکھ سے زیادہ رقم ہمیں مل جائے گی۔ جب ہمیں

تین لاکھ سے زیادہ رقمیں

وصول ہو جائیں گی تب ہم صحیح طور پر کام کر سکیں گے۔ ورنہ ہمارے سال رواں کا کام بھی ٹھیک طرح نہ ہو سکے گا

سو اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ماں اور آپ میں سے ہر باپ کو یہ کہہ رہا ہے کہ صرف اپنی فکر ہی نہ کرنا۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ہی نہیں بلکہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ تم پر یہ بھی فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرو کہ اخروی زندگی میں وہ اللہ تعالیٰ کی نار اٰنگی کی آگ میں نہ پھینکے جائیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کھول کر آپ کے سامنے بیان کر رہا ہے۔ کہ حقیقی معنے میں گھاٹا پانے والے وہ لوگ ہیں جو قیامت کے روز خود بھی گھاٹا پائیں گے۔ اور اپنے اہل کو بھی گھاٹا پانے والا بنا دیا ہوگا ان کی تربیت صحیح رنگ میں نہ کی ہوگی اور بہت سی آیات بھی ہیں جو اس طرف متوجہ کر رہی ہیں۔

تو قرآنی تعلیم کے مطابق ہم میں سے ہر ایک کو اپنی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہیئے۔ کہ

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے

ان کو نار جہنم سے بچائے اور ان پر اس رنگ میں اپنا فضل کرے کہ اس کی نگاہ میں وہ خاسرون کے گروہ میں شامل نہ ہوں۔

پس اپنے نفس کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے بڑی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ عائد کی ہے کہ اپنے خاندان کو سمجھائیں۔ ان کو اسلام کا شیدائی بنائیں اور اس کے ہر فرد کے دل میں

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت

پیدا کریں حتیٰ کہ ان کے دل اس جذبہ سے معمور ہو جائیں کہ اسلام کی راہ میں ہر وقت ہم ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اور دنیا سے نہ کسی شکریہ کی امید رکھیں گے اور نہ واہ واہ کی توقع رکھیں گے۔ اور محض عاجزانہ طور پر اپنے رب کی راہ میں زندگی گذارنے والے ہوں گے۔ سو تمام احمدی اپنے اس فرض کو پہچانیں والدین ہوں یا ولی۔ وہ بچوں کو اس طرف متوجہ کریں کہ وہ خدا کے دین کے سپاہی ہیں۔

آج اسلام کے مقابلہ کے لئے دشمنوں کی طرف سے تلواریں میانوں سے نہیں نکالی جا رہی ہیں۔ اس لئے ہمارے یہ سپاہی بھی تلوار کے سپاہی نہیں۔ وہ سپاہی ہیں جو اپنے دلوں کو

قرآن کریم کے نور سے منور کرنے کے بعد

قرآنی نور سے دنیا کو منور کرنے میں پورا پورا مجاہدہ کرتے ہیں

ہر احمدی بچے کو اسلام کا سپاہی اور اخروی سپاہی بنانا ہے۔ والدین اور ولی کا فرض ہے۔

پس آپ کو چاہیئے کہ اس ضروری اور اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں اور وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔ اور تا وہ مقصد حاصل ہو۔ جس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس وقفِ جدید کو قائم کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۹/۱۱/۶۶)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کی پہلی فہرست ارسال کردی گئی

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کی پہلی فہرست بغرض دعا ارسال کردی گئی ہے فالحمدللہ

صدر صاحبان، قائدین خدام الاحمدیہ، صدر لجنات اطفال الاحمدیہ و سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں اور جس قدر جلد ممکن ہو اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تعداد سالانہ یا ماہوار وعدے ان کے والد یا سرپرست کے نام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بموجب پندرہ دن کے اندر اندر مکمل فہرست مرتب کر کے مرکز میں بھیج دیں تاکہ حضور ایدہ الودود کی خدمت مبارک میں بغرض دعا ارسال کی جا سکے۔ احباب کرام سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ان بچوں کو دینی دنیوی نعمتوں سے متمتع فرمادے۔ اور خادم دین بنا دے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ کے انعقاد میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داران سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے سو فیصدی داخل خزانہ ہو جائے جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدہ داران کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

اعلان نکاح و درخواست دعا

(۱) مورخہ ۶ ؍ نومبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار مکرم عبدالرؤف صاحب کی دختر خیر النساء بیگم صاحبہ کا نکاح مکرم امیر احمد صاحب کے ہمراہ مبلغ ۔/۷۰۰ (سات صد روپیہ) مہر کے عوض میں خاکسار نے پڑھا۔

(۲) اسی طرح مورخہ ۷ ؍ نومبر ۱۹۶۶ء کو مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب ابن محترم حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب کی صاحبزادی بشریٰ سالمہ صاحبہ کا نکاح مکرم فاضل کرم علی صاحب کے فرزند مکرم نذیر الدین صاحب کے ہمراہ ۔/۲۰۰۰ (دو ہزار روپے) مہر کے عوض میں خاکسار نے پڑھایا۔ شادی کا یہ تقریب نہایت سادہ رنگ میں عمل میں آئی۔ اس سلسلہ میں مکرم فاضل کرم علی صاحب نے اعانت بدر کیلئے ۔/۵ روپے شکرانہ فنڈ کے لئے ۔/۵ روپے عنایت فرمائے احباب دعا فرماویں کہ یہ دو رشتے جانبین کیلئے برکت کا موجب ہوں۔ آمین۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد۔

شذرات!

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

بھارتی سادھو

بی بی سی لنڈن کی خبر ہے کہ ایک دن لنڈن کے گنجان آبادی والے علاقے میں ایک بھارتی سادھو نسٹ پاتھ پر نظر آیا۔ اہلِ لنڈن کو اس کا لباس اور وضع قطع دیکھ کر اچنبھا سا معلوم ہوا۔ لوگ اس کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے اور لگے سوال کرنے آپ کون ہیں؟ کہاں سے آتے ہیں؟ سادھو نے جواب دیا کہ میں بھارت کا رہنے والا ہوں۔ اور لنڈن والوں کو لمبی عمر پانے کا راز بتانے آیا ہوں۔

لوگوں نے یہ جواب سُنا تو اشتیاق اور بڑھا۔ اور ہر طرف سے تقاضا ہونے لگا کہ یہ قیمتی راز جتنی جلد ہو سکے بتائیے سادھو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔ لمبی عمر کا راز ہماری سانس میں مضمر ہے۔ ہم لوگ سانس بہت جلد جلد لیتے ہیں۔ اور ہر سانس کے ساتھ ہماری عمر گھٹتی جاتی ہے۔ اگر سانس کم لی جائے تو جتنی سانس کم لی جائے گی۔ اتنی ہی عمر بڑھتی جائے گی۔

سادھو کا یہ جواب سنکر کوئی شخص یہ سوال کر سکتا ہے کہ اگر کوئی آدمی سانس لینا ہی چھوڑ دے تو کیا ہو گا؟ کیا وہ ابد الآباد تک جیتا رہے گا؟ معلوم نہیں اس کا جواب سادھو جی اثبات میں دیں گے یا نفی میں۔

میرا خیال ہے کہ اس زمانے میں سب سے غیر شریفانہ فعل کسی کو لمبی عمر پانے کا گر بتانا ہے۔ اس دور کے ارباب حل و عقد جو اپنے کو ساری دُنیا کا "ان داتا" سمجھتے ہیں۔ دُنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی سے سخت پریشان ہیں انہیں فکر یہ ہے کہ اس روز افزوں آبادی کو خوراک کہاں سے مہیا کی جائیگی۔ اب اگر کوئی شخص لوگوں کو لمبی عمر پانے کا راز بتاتا پھرے خواہ وہ سادھو ہو یا حیاتین (وٹامنز) کی تحقیقات کرنے والے تو کیا یہ سب ان کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے والے نہ ہوں گے؟ اور کہاں کی شرافت ہے کہ کوئی کسی کی پریشانیوں میں اضافہ کرتا پھرے۔

کچھوے کی کہانی

آیئے آج ہم آپ کو ایک کچھوے کی کہانی سُنائیں۔ ۱۵؍ ستمبر کو بمبئی کے "راج بھون" میں سمندر سے ایک کچھوا برآمد ہوا۔ ماشاء اللہ ساڑھے تین فٹ لمبا اور دو فٹ چوڑا۔

مبصرین نے اس لمبے تڑنگے کچھوے کی آمد کا سبب یہ بتایا کہ آج کل "آدم زاد" بڑے بڑے سمندروں میں جوہری بموں کا تجربہ کر رہے ہیں۔ جس سے دریائی جانوروں کی خوراک کا ذخیرہ یا تو تباہ ہو رہا ہے یا زہریلا۔ اس لئے ان جانوروں کے سامنے بھی غذائی قلت کا مسئلہ آ گیا ہے۔ یہ کچھوا ایٹمی طاقت والوں کے خلاف پروٹسٹ کرنے آیا تھا۔ چونکہ کہیں سے اس نے یہ سن پایا تھا کہ بھارت سرکار ایسے جوہری بموں کے تجربے کی مخالف ہے۔

دوسرے مبصر نے کہا کہ بات یہ نہیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ آج کل آدم زاد بحرِ ہند اور بحیرۂ عرب میں بڑی سرگرمی سے اپنے لئے خوراک کی تلاش کر رہے ہیں۔ امریکہ کے بڑے بڑے جہاز دن رات اسی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ ان سمندروں میں کہاں کہاں خوراک کا ایسا ذخیرہ ہے جو بنی نوع انسان کے کام آ سکے۔ اس سے سمندر کے جانوروں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور ان سبھوں نے اس کچھوے کو اپنا نمائندہ بنا کر مہاراشٹر کے گورنر کے پاس بھیجا کہ وہ تمام دریائی جانوروں کی طرف سے اس مہم کے خلاف پروٹسٹ کرے۔ ورنہ ان جانوروں کے سامنے بھی غذائی قلت کا مسئلہ آ کھڑا ہو گا۔

ان تمام مبصروں کے خیال کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ کچھوے کو سمندر سے نکلنا ہی تھا تو وہ "گورنمنٹ ہاؤس" میں کیوں نکلا۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کچھوے نے اس جگہ کا انتخاب کر کے کوئی غلطی کی یا نہیں قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اپنی غلطی کا احساس وقت ہوا۔ جب اس کی نظر اس پولیس پر پڑی جو اس جگہ پہرے پر متعین تھی۔ وہ اس سپاہی کو دیکھ کر اُلٹے قدم واپس جانے لگا۔ اس نے محسوس کیا کہ جس اسٹیٹ کا سپاہی "باجرہ" جوار کھا کھا کے خود بے دم ہو رہا ہے۔ وہاں ہماری غذائی قلت کا مسئلہ کیا حل ہو گا۔

وہ یہ سوچ کر سمندروں کی طرف جانے لگا مگر پولیس کو نہ معلوم کیا سوجھی کہ اس نے "گامدیوی پولیس اسٹیشن" کو فون کیا کہ فوراً مسلح پولیس کا ایک دستہ بھیجئے "راج بھون" پر ایک بھاری بھرکم دریائی جانور نے حملہ کر دیا ہے۔ پولیس کی جیپ پہنچی اور کچھوے پر بڑی مشکل سے قابو پایا گیا۔ وہ جب پولیس اسٹیشن لایا گیا تو ایک ماہر حیوانات کو اس کے ملاحظے کی دعوت دی گئی۔ اس نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ یہ کچھوا تو ابھی دس سالہ بچہ ہے۔ کچھوؤں کی عمر تو دو سو سال سے چار سو سال تک ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے "ماتا پتا" سے روٹھ کر "راج بھون" کی طرف آ گیا ہے۔ شاید اس کے والدین نے اس کی پرورش میں کمی کر دی ہو گی۔ اس لئے اب یہ خشکی پر پناہ لینا چاہتا ہے۔

یہ سنکر پولیس نے اسی وقت چڑیا گھر بمبئی کے سپرنٹنڈنٹ کو بلایا۔ اور کہا کہ کیا آپ اس پناہ گزین کو اپنے چڑیا گھر میں پناہ دینے کو تیار ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ صاحب یہ بمبئی ہے۔ یہاں خوراک کا مسئلہ تو بعد کا ہے۔ یہاں تو سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔ ہمارے پاس اتنا پانی کہاں۔ جس میں یہ برخوردار کلیلیں کر سکے اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو اس کے "ماتا پتا" کے پاس سمندر ہی بھجوا دیں۔ چنانچہ پولیس والوں نے پکڑ دھکڑ کے پھر اس کچھوے کو پانی میں پھینک دیا۔

کہتے ہیں کہ جب پولیس والے اس کو دھکے دے کر سمندر میں دھکیل رہے تھے تو وہ کنکھیوں سے ایک ایک کو دیکھ رہا تھا کہ نادانو! مجھ کو پہچانا نہیں میں تو اس نسل کا فرد ہوں جو شمسی شعاعوں سے فائدہ اُٹھانے کا راز جانتا ہے۔ میرے کم سے کم ڈیڑھ سو بھائی ہیں۔ ہم سب شمسی شعاعوں کے ذریعہ انڈوں سے نکلے ہیں۔ آپ لوگوں نے کبھی "کچھوں" کو انڈوں پر بیٹھے دیکھا ہے؟ تو تمہاری مرغیاں ہیں جو انڈے دے کے پھر مہینے بھر ان کو سیتی رہتی ہیں۔ "کچھوں" تو شمسی شعاعوں سے کام لیتے ہیں۔ اور ایک دو نہیں۔ بلکہ ڈیڑھ دو سو انڈے کچھ اس طرح ریت میں چھپا دیتی ہیں کہ وہ انڈے شمسی شعاعوں میں سینکے رہتے ہیں اور ان سے بچے نکل آتے ہیں۔ اگر آپ لوگ مجھ کو اپنے ہاں پناہ دیتے تو میں سورج کی شعاعوں سے کام لینے کا راز بتا دیتا۔

کچھوا یونہی بڑبڑاتا رہا اور پولیس والوں نے اسے پھر سمندر میں دھکیل دیا۔

امریکہ پر شہاب ثاقب کا حملہ

یہ خبر تو سبھوں نے پڑھی ہو گی۔ کہ ۱۸؍ ستمبر کو امریکہ کے شمال مشرق پر ایک بہت بڑے شہاب ثاقب نے حملہ کیا۔ ایک ہزار میل کا رقبہ دن کی طرح روشن ہو گیا۔ گویا سورج نکل آیا ہو۔

اہلِ امریکہ جو "ہیروشیما" اور "ناگاساکی" پہ جوہری بم برسا چکے ہیں۔ اور جن کے دو سابق صدر صاحبان مزید جوہری بم برسانے کا موقعہ ڈھونڈ رہے تھے کہ ایک کا میعاد صدارت ختم ہو گیا۔ اور دوسرے کا میعاد زندگی یعنی صدر آئزن ہاور اور صدر کینیڈی یہ "شہاب ثاقب" اسی امریکہ پر گرا تھا۔

میرا خیال تھا کہ امریکی سورماؤں نے اس شہاب ثاقب کو بھی کوئی ایٹمی پٹاخہ سمجھا ہو گا۔ اور شرقی دہلت سے یہ تماشہ ہو گا۔ مگر میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے سنا کہ اس شہاب ثاقب سے اہلِ امریکہ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ سبھوں نے سمجھا کہ قیامت آ گئی۔ وہ لگے چرچ کے گھنٹے بجانے اور "خدا" وندیسوع مسیح کے آگے گھٹنے ٹیکنے۔ اہلِ امریکہ کی اس گھبراہٹ اور خدا پرستی پر کوئی محظوظ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ روس اور چین تو ضرور محظوظ ہوئے ہوں گے۔

مگر میں محظوظ ہوا نہ مایوس۔ میں تو سمجھا کہ چند دن پہلے ڈاکٹر بلی گراہم کی اہلیہ محترمہ نے یہ جو فرمایا تھا کہ امریکہ میں فواحش کا ارتکاب اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ اگر خدا نے اس قوم پر عذاب نازل نہ کیا تو اس کو قوم "سدوم" و "عمورہ" سے معذرت مانگنی پڑے گی۔ شاید خدا نے یہ شہاب ثاقب بھیج کر امریکہ کو پہلی وارننگ دی ہے۔ اگر وہ فواحش سے باز نہ آئے تو ان کو سدوم و عمورہ جیسے حشر کا انتظار کرنا چاہیئے۔

وادیٔ کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ زیل کشمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیارت دعوت و تبلیغ کے تحت خاکسار ۲۴ر اکتوبر صبح ۸ بجے قادیان دار الامان سے روانہ ہو کر چار بجے شام جموں پہنچ گیا مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر اور دوسرے احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ بابو صاحب موصوف کے توسط سے چیئرمین صاحب اور جنرل سیکرٹری صاحب وقف بورڈ اور دوسرے معززین شہر سے ملاقات ہوئی۔ ڈاکٹر ایل۔ سی۔ گپتا صاحب آل جموں و کشمیر سوشلسٹ محمد نثار سیف کے پریذیڈنٹ جو قادیان بھی تشریف لا چکے ہیں بڑے تپاک سے ملے۔ ان کے ساتھ ایک سرگرم کانگرس ورکر جناب رتن لال صاحب سنگھلوا اور کچھ دوسرے دوست بھی تھے نصف گھنٹہ تک قرآن کریم کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار کی روشنی میں دلچسپ گفتگو جاری رہی جس سے حاضرین بہت متأثر ہوئے۔

۲۵ر بعد نماز فجر مسجد احمدیہ میں قرآن کریم کی آیت استخلاف پر درس دیا مسئلہ خلافت کی وضاحت کے ساتھ ساتھ برکات خلافت کو متعدد واقعات کی روشنی میں بیان کیا۔

پیغام جنگ پیغام صلح جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "پیغام جنگ" قرار دیا تھا۔ اس پر گذشتہ ماہ غیر مبایعین کی پراونشل تنظیم کا ذکر کیا گیا تھا۔ جو جموں میں نام نہاد تنظیم قائم کی گئی ہے۔ اسی ضمن میں جماعت احمدیہ جموں اور اس کی پراونشل تنظیم پر بھی کچھ اعتراضات کئے گئے تھے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ غیر مبایعین کی یہ تنظیم ایک حباب بر آب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ ان کے نام نہاد پراونشل امیر چوہدری غلام مصطفےٰ ہیں جو کبھی بسلسلہ ملازمت جموں میں رہتے تھے اب وہ گجرانوالہ میں ہیں۔ جنرل سیکرٹری کے عہدہ کے مقابل پر پیغام صلح میں شیخ غلام مرتضےٰ کا نام دیا گیا ہے جو ایک غیر احمدی ہیں رغنہ انچی کے شعبہ میں دیوان علی کا نام دیا گیا ہے۔ جو ایک نوگس نام ہے۔ اور ورکنگ کمیٹی میں عبد السبحان کا نام دیا گیا ہے جو خود چوہدری غلام مصطفےٰ کے باورچی کا نام ہے۔ اس نام نہاد تنظیم میں "پیغام صلح" میں عبد الرحیم صاحب کا نام بھی دیا گیا ہے جن کے ہاتھ کا لکھا ہوا معافی نامہ مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ نے مجھے دکھلایا۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لکھا تھا۔ یہ ہے ان کی پراونشل تنظیم کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا یہ تنظیم اس لئے عالم وجود میں آئی کہ تا ایک دوسری احمدیہ مسجد اور اس کے ملحقہ مکان پر قبضہ کیا جائے جس کی رجسٹری اگرچہ جماعت احمدیہ کے نام ہے۔ لیکن آزادیٔ ملک سے قبل جماعت احمدیہ نے پیغامی حضرات کی نمازیں پڑھنے کی اجازت دے کر خود ایک دوسری مسجد کا انتظام کیا تھا۔ لیکن آزادیٔ وطن کے بعد جملہ پیغامی حضرات پاکستان چلے گئے تھے اور مسجد کو خالی چھوڑ دیا تھا۔ اگر پیغامی حضرات میں نیک نیتی ہو تو اس تنظیم سے تعلق رکھنے والے پیغامی حضرات کو کسی الگ مسجد کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خود چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب جو مکفر و مکذب کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے رہتے ہیں۔ ان سے جب مطالبہ کیا گیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ارشاد دکھلائیں جس سے ثابت ہو کہ ان لوگوں کی اقتداء میں ہماری نماز ہو سکتی ہے۔ تو انہوں نے نہایت جسارت سے یہ کہہ دیا کہ میری نماز ان سب کی اقتداء میں ہو جاتی ہے۔ اب "پیغام صلح" کے متعلقین کو غور کرنا چاہیئے کہ جب پیغامی پراونشل امیر کی یہ حالت ہے تو پھر ایک مسجد کا مطالبہ کر کے کیوں ایک نیا فتنہ پیدا کیا جاتا ہے اور مذہب کے نام پر بلاوجہ فتنہ پیدا کرنا کون سا اچھا نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ پیغام صلح کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو "پیغام جنگ" قرار دیا تھا وہ حرف بحرف درست ہے کیونکہ پیغام صلح بہانے بنا کر جماعت احمدیہ کے خلاف غیروں کو اکسانے کو ہی اپنا بہت بڑا کارنامہ خیال کرتی ہے۔

ایک مثال جماعت احمدیہ غیر احمدیوں کے ساتھ بھی بے لوث اور سچی ہمدردی رکھتی ہے لیکن جس طرح ایک ٹی۔ بی کے مریض کے برتن اور اس کی رہائش گاہ کو ڈاکٹر کے مشورہ سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ بھی نماز کی ادائیگی اور بیاہ شادی کے اعتبار سے ان لوگوں سے الگ ہو گئی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ روحانی طور پر ٹی۔ بی کے شکار ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں میں مدغم ہو جانا خود کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنا ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ ان لوگوں کے ساتھ اسی طرح سچی ہمدردی رکھتی ہے جس طرح ایک ٹی۔ بی کے مریض کے لواحقین اس سے برتن وغیرہ الگ کر لینے کے باوجود اس کے علاج معالجہ میں مصروف رہتے ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے نہ سمجھ کر پیغامی حضرات ناکام و نامراد دکھائی دیتے ہیں۔ اور اسی نکتہ پر عمل کر کے جماعت احمدیہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

سری نگر ۲۷ر کی صبح کی جموں سے بذریعہ بس روانہ ہو کر دن بھر پہاڑی مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے رات آٹھ بجے سری نگر پہنچ گیا۔ خطۂ کشمیر چاروں طرف سے فلک بوس اور برفانی پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ جب یہی جگہ بہ جگہ پہاڑی نالے اور چشمے دکھائی دیتے ہیں۔ سیب۔ خمانی۔ اخروٹ وغیرہ کے پھلدار درختوں کے علاوہ فلک بوس سفیدے اور لمبے سفیدے اور سرخ سرخ پتوں والے چنار کے درخت عجیب سرور بخشتے ہیں۔ یہی وہ فرحت بخش اور قدرتی مناظر اور آبشاروں کی انوکھی دنیا ہے جسے کشمیر جنت نظیر کہا جاتا ہے۔ اور یہی وہ سرزمین ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے بنیوں کی اولاد بنی اسرائیل بابل کی تباہی کے بعد آباد ہو گئی اور یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ مقدسہ کو اللہ تعالیٰ نے پناہ دی اور اس کی خوش نما بلندیوں اور سرور بخش چشموں کا ان الفاظ میں قرآن کریم میں تذکرہ فرمایا کہ وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ۔

مسجد احمدیہ سری نگر مسجد احمدیہ میں انچارج مبلغ برادرم مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پرانی یادیں جاگ اُٹھیں ۴۶-۱۹۴۷ء میں ہم دونوں نے قادیان دار الامان کی زندگی بخش فضاؤں اور مجلس علم و عرفان کی ضیاء پاشیوں میں ایک جان دو قالب ہو کر گذارے تھے شیخ صاحب نے معانقہ کرتے ہوئے فرمایا کیا یہ خواب ہے؟ حالانکہ یہ ایک پُر کیف بیداری تھی۔

۲۸ر کو جمعہ تھا مسجد میں آنے والے بعض غیر احمدی احباب کو تبلیغ بھی کی گئی اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ بعض احمدی احباب سے بھی ملاقات و تعارف ہوتا رہا۔ نماز جمعہ کے موقعہ پر مکرمی و محترمی جناب پراونشل امیر صاحب بابو تاج الدین صاحب سے اور دیگر احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ خطبہ جمعہ میں مالی قربانیوں کی اہمیت و ضرورت بیان کی گئی۔ بعدہٗ شہر کے بعض دوسرے غیر احمدی احباب سے شیخ صاحب کے توسط سے ملاقات ہوئی۔ تبلیغی فریضہ انجام دیا گیا۔ ۲۹ر کا صبح کو ہم دونوں جناب پراونشل امیر صاحب کی کوٹھی پر پہنچ گئے۔ بعض تربیتی امور زیر غور آئے۔ ناشتہ اور کھانا آپ کے دولتکدہ پر ہی کیا۔

شورت اسی روز سرینگر سے روانہ ہو کر خاکسار اور شیخ صاحب پر مشتمل ہمارا وفد شام کے وقت شورت پہنچ گیا۔ جماعت کے پریذیڈنٹ جناب محمد عبد اللہ صاحب اور باقی احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ احباب اردگرد جمع رہے۔ تربیتی اور تبلیغی گفتگو جاری رہی۔ ۳۰ر کی صبح کو بعد نماز فجر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم جناب شیخ صاحب نے ایک تعارفی تقریر فرمائی بعدہٗ خاکسار نے قرآن کریم کی آیت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ الخ کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی علمی اور تبلیغی امور کے علاوہ تربیتی امور بیان کئے۔ اور مالی تحریکات کی اہمیت و ضرورت متعدد واقعات کی روشنی میں بیان کئے گئے۔ بعدہٗ یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

کنی پورہ جلسہ کے بعد کنی پورہ سے مکرم ہیڈ ماسٹر غلام نبی صاحب منظور ایم۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ و مکرم غلام نبی صاحب سیکرٹری مال کنی پورہ تشریف لے آئے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب محترم ۴۶-۱۹۴۷ء کے ایام میں قادیان دار الامان میں ہی زیر تعلیم رہ چکے تھے۔ پرانی یادیں پھر تازہ ہو گئیں بعدہٗ ہیڈ ماسٹر صاحب کی معیت میں ہی ہم لوگ کنی پورہ پہنچے اور ان طرح کنی پورہ کے لمحات مسرت انبساط کی پر کیف فضاؤں میں گذرے۔ نحمد اللہ علی ذالک۔

مسجد احمدیہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کی گئیں۔ مسجد میں ہی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جناب شیخ حمید اللہ صاحب نے کشمیری زبان میں ایک تربیتی تقریر فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے قرآن کریم کی سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تفسیر پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ اور صحابہ کرام کے عقائد و اعمال میں حیرت انگیز مشابہت ان آیات کی روشنی میں پیش کی۔ نیز جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی۔

جماعت اسلامی

اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا یہ بہترین اصول بھی پیش کیا کہ

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔

اور بتایا کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کی اس پاکیزہ آیت کے تحت ہر اس قائم شدہ حکومت کی اطاعت کرتی ہے جس کے وہ ماتحت ہوتی ہے۔ اور اسی زریں اصول کے تحت یہ مقدس جماعت ہر ملک و علاقہ اور خطہ میں تبلیغی چلی جا رہی ہے۔ اس پاکیزہ تعلیم کے برعکس جماعت اسلامی یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ جب تک کسی ملک میں اسلامی قانون نافذ نہ ہو وہ ایک طاغوتی نظام ہے اس لئے ایسے نظام کا کل پرزہ بننا اس کی ملازمت اختیار کرنا یا اس کے تعلیمی اداروں سے استفادہ کرنا جماعت اسلامی کے نزدیک کسی طرح جائز نہیں۔ حالانکہ یہ نظریہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام فرعون مصر کی وزارت خزانہ کے لئے درخواست کر سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کفار مکہ کی بکریاں چند قیراط پر چرا سکتے ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بزمن مخالف یہودیوں کی مزدوری چند کھجوروں کے معاوضہ پر کر سکتے ہیں تو کیا جماعت اسلامی کے افراد نعوذ باللہ من ذالک اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے [illegible] بڑا درجہ خیال کرتے ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے کسی غیر مسلم کی ملازمت سے منع نہیں کیا۔ اس لئے [illegible] اور [illegible] اس کا تذکرہ [illegible] موجود ہے۔

اسلام کی تعلیم نہیں ہر شعبہ زندگی میں [illegible] بتاتی ہے۔ ایک مسلمان ایک غیر مسلم فرد یا حکومت کی ملازمت اختیار کر سکتا ہے جبکہ وہ ملازمت کے فرائض امانت و دیانت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔

جماعت اسلامی کے الفاظ "اقامت دین" اور "صالح نظام" سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئیے کیونکہ اس جماعت کے نزدیک قانون اسلامی سے وہ قانون مراد ہے جسے جماعت اسلامی پاس کرتی ہے۔ یہ اسی جماعت کی کرشمہ سازیاں ہیں کہ جب چاہے کسی عورت کی سربراہی کو اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف قرار دے دے۔ اور جب اسے ضرورت پیش آجائے تو اپنی خود غرضی کے پیش نظر ایک بے پردہ عورت کو سربراہ بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس کا اسلامی ثبوت بھی بہم پہنچا دے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ جماعت اسلامی اپنے وجود کے سوا کوئی دوسرا وجود برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسی لئے اپنے اس بنیادی اصول کی وجہ سے یہ ہر قائم شدہ حکومت کی مخالفت کرتی ہے۔ ہندوستان سے باہر جس ملک میں مسلمانوں کی اکثریت بھی ہوتی ہے۔ وہاں بھی یہ جماعت حکومت کی مخالفت کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ پاکستان میں بھی اور مصر میں بھی جو اخوان المسلمین کے نام سے مشہور ہے۔ اور انڈونیشیا کی مسجومی پارٹی جو درحقیقت اسی جماعت کا حصہ ہے۔ اپنے اس بنیادی اصول کے تحت اپنا کام جاری رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں احباب جماعت کے سامنے بعض تربیتی امور بھی بیان کئے۔ اور مالی اور جانی قربانیوں کی اہمیت و ضرورت بیان کی جن کی آج اسلام کو اشد ضرورت ہے۔

بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ شورت میں غیر احمدیوں کی تعداد احمدیوں سے زیادہ ہے اور رشی پورہ سب کا سب احمدی ہے۔ ان دونوں جماعتوں کی مسافت ایک میل سے زیادہ نہیں ہے۔ دونوں جگہ اجلاسوں کی صدارت کے فرائض بھی خاکسار کو تفویض ہوئے۔

بعد نماز مغرب احباب جماعت نے مختلف و متعدد فقہی مسائل دریافت کئے جن کا جواب دیا گیا۔ یہ سلسلہ اگلے روز بعد نماز فجر بھی جاری رہا۔ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب اس علاقہ کے مبلغ بھی پہنچ گئے اور ہمارا یہ تین افراد پر مشتمل وفد

باڑی پورہ

قریباً سات میل کا فاصلہ طے کر کے باڑی پورہ پہنچ گیا۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جناب پیر غلام محمد صاحب [illegible] سے ملاقات ہوئی۔ بڑے تپاک سے ملاقات ہوئی۔ مختصر احمدی احباب بھی پہنچے۔ تعارف ہوا۔ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں کبار کی

ایک تقریر سورہ صف کی آیت هل ادلكم على تجارة الخ کے موضوع پر ہوئی۔ مالی قربانیوں کی اہمیت و ضرورت کی وضاحت کی گئی اور موجودہ حالات سے ان آیات کا تعلق اور جماعت احمدیہ کے وجود کی ضرورت بتایا گیا اور ان مالی قربانیوں کے نتیجہ حاصل ہونے والی روحانی اور جسمانی برکات کو متعدد واقعات کی روشنی میں پیش کیا گیا۔ یکم نومبر بعد نماز ظہر قرآن کریم کی آیت رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التي الخ کی وضاحت کے سلسلہ میں خاکسار نے مسجد احمدیہ کے صحن میں خاکسار نے ایک تقریر کی۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا پروگرام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس تحریک کے ماتحت جماعت کے سامنے رکھا گیا۔

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں قرآن کریم کی آیت ان الذين كفروا ينفقون اموالهم ليصدوا عن سبيل الله فسينفقونها ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتلایا کہ یہ آیت کریمہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر تا ایندم جب کبھی بھی اللہ کی طرف سے نبی مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان کے مخالفین کے آغاز و انجام پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا کہ انبیاء علیہم السلام کے مخالفین بھی اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کے لئے خرچ کیا کرتے ہیں۔ لیکن ان کا خرچ کرنا ان کے سامنے حسرت کا منظر پیش کر دیتا ہے۔ اور پھر بالآخر وہ مخالفین الٰہی جماعتوں کے مقابل مغلوب ہو جایا کرتے ہیں لیکن ان کے مقابل پر مومنین جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے نتائج اس دنیا میں بھی اچھے نکلتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کی طبائع میں عفو و درگذر اور خلوص کے قابل قدر جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

چک ایمبرچھ

۲ر نومبر کو ہمارا وفد چک ایمبرچھ پہنچ گیا جو باڑی پورہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ گاؤں راجہ فیملی نے آباد کیا ہے۔ اور سب کا سب احمدی ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب جناب راجہ منیر احمد صاحب اور دیگر احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ ایک مخیر اور مہمان نواز بیگم صاحبہ کے ہاں قیام رہا۔ تربیتی امور انجام دیئے۔ اور ۳ر نومبر کو "نون ماٹھن" پہنچے۔ جو اڑھائی میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں بھی چند احمدی خاندان موجود ہیں۔ تبلیغی تربیتی گفتگو جاری رہی

۴ر نومبر کو واپس باڑی پورہ جمعہ کی نماز کے وقت پہنچ گئے۔ باڑی پورہ میں ایک بہت بڑی مسجد تعمیر ہوئی ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔ تاہم نمازیں اور جلسے یہیں انجام پاتے ہیں۔ ارد گرد متعدد مقامات پر احمدی احباب موجود ہیں جو جمعہ کی نماز باڑی پورہ میں ہی ادا کرتے ہیں۔ خاکسار نے سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیات کی تشریح پر مشتمل خطبہ جمعہ پڑھا۔ بعد نماز جمعہ اس علاقہ کی جماعتوں نے ایک جلسہ کا انتظام کیا تھا جس میں نوجوانوں نے بھی بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار کی طبیعت کچھ روز سے ناساز چلی آرہی تھی۔ کمزوری زیادہ ہو رہی تھی محترم جناب راجہ عنایت خان صاحب نے بھانپ لیا۔ اپنے دواخانہ سے کچھ ادویات عنایت فرمائیں جن سے بڑی تقویت ملی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ کی کارروائی مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم برادرم شیخ حمید اللہ صاحب نے تعارفی تقریر کی صدارت بھی آپ کی ہی تھی۔

بعدہٗ خاکسار نے قرآن کریم کی آیت هو الذی ارسل رسوله الخ سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ اسلام کی نشأۃ اولیٰ اور نشأۃ ثانیہ کے بعض اہم واقعات اور تعلیمی نکات بیان کئے۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جماعت احمدیہ کے عقائد میں حیرت انگیز تطابق قرآن کریم کی آیات اور احادیث کی روشنی میں پیش کیا۔ پیشگوئی مصلح موعود کی وضاحت کے ساتھ ساتھ مسئلہ خلافت کو قرآن کریم احادیث اور تاریخی واقعات کی روشنی میں بیان کیا۔ جماعت اسلامی نے نظام خلافت کی نقل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ابھی امارت تک ہی پہنچ پائے تھے کہ ان کی امارت تقسیم ملک کے ساتھ ساتھ تقسیم ہو گئی۔ پاکستان کا امیر جماعت الگ ہے اور ہندوستان کی جماعت اسلامی کا امیر اپنے قواعد و ضوابط کے ساتھ الگ ہو گیا لیکن اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کے خلیفہ برحق ایک ہی ہیں۔ یہ سب نظام خلافت کی صداقت اور برکات کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر جاری رہی۔ جلسہ میں بعض غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی۔

صدارتی تقریر میں برادرم شیخ حمید اللہ صاحب نے حاضرین و معاونین کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

ان کارگزار جلسوں کے علاوہ انفرادی طور پر بھی مکرم برادرم شیخ حمید اللہ صاحب اور خاکسار تربیتی امور کو انجام دیتے رہے۔ اور شیخ صاحب مکرم حسابات کی پڑتال اور وصولی چندہ جات کے لئے تندہی سے کوشش فرماتے رہے۔ زبانی تبلیغی و تربیتی گفتگو انفرادی طور پر بھی جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی ناچیز مساعی کو اپنے خاص فضل سے بہترین نتائج ظاہر فرماوے۔ آمین۔

نتیجہ امتحان رسالہ "عقائدِ احمدیت"

زیرِ اہتمام نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان منعقدہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

امتحان رسالہ "عقائدِ احمدیت" میں کامیاب ہونے والے احباب اور بہنوں کے اسماء مع حاصل کردہ نمبر جماعت وار درج ذیل ہیں۔ ان میں سے مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد۔ عزیز محمد انعام صاحب غوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اور مکرم جی۔ ایم عنایت اللہ صاحب نسیم بنگلور علی الترتیب [illegible] ، ۸۲/۱۰۰ ، ۸۰/۱۰۰ نمبر حاصل کرکے اول۔ دوم اور سوم رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو اس امتحان کی کامیابی مبارک کرے۔ اس امتحان میں شامل ہونے والے جن امیدواروں کے نام نہیں ہیں افسوس ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہوسکے۔

اس مرتبہ بھی اس امتحان میں کم احباب نے شرکت کی حالانکہ ایسے امتحانات میں احمدی احباب کو کثرت سے شریک ہونا چاہیئے۔ اگر جماعتوں کے عہدہ دار اس طرف کما حقہٗ توجہ کریں۔ اور ایسے امتحانوں کی اہمیت احباب پر واضح کرتے رہا کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ احباب کثرت کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ مناسب ہے کہ عہدہ دار احباب پہلے ہی احباب کو اس امتحان میں شرکت کے لئے تحریک کریں۔ اور پھر مرکز میں ایسے شریک ہونے والے احباب کے اسماگرامی سے نظارت ہذا کو اطلاع بھجوائی جائے۔

امید ہے کہ آئندہ احباب و عہدہ داران جماعت اس جہت سے اپنے فرائض کی بجاآوری کا خیال رکھیں گے۔

جماعت احمدیہ قادیان

مکرم رفیق احمد صاحب ۶۳
" عبدالحلیم صاحب ۵۴
" عبدالکریم صاحب ۲۹
" محمد انعام صاحب غوری ۸۲
" سلطان احمد صاحب ۴۸
" لطیف احمد صاحب ۴۴
" رفیق احمد صاحب مالاباری ۴۱
" سراج الدین حمید صاحب ۵۱
" مجید احمد صاحب ۵۵
" شکیل احمد صاحب ۵۱
" حمیدالدین صاحب ۳۶
" مظفر احمد صاحب ۴۹
" بی۔ ایم کریم احمد صاحب ۳۹
" بشارت احمد صاحب حیدرآبادی ۶۶
" محمد فاروق صاحب ۲۹
" بشارت احمد صاحب نسیم ۲۹
" مولوی عبداللطیف صاحب بنگالی ۵۶
" مولوی فتح محمد صاحب آسام ۵۳
" مولوی محمد عبداللہ صاحب ۵۰
" مولوی عطاء اللہ خاں صاحب ۵۵
" ملک نذیر احمد صاحب پشاوری ۴۸
" بھائی عبدالرحیم صاحب یانت ۲۷
" صوفی علی محمد صاحب ۴۱
" چوہدری عبدالحق صاحب ۶۱
" مولوی محمد احمد صاحب کابل افغانستان ۷۲
" خواجہ احمد حسین صاحب ۵۷
" مرزا بشیر احمد بیگ صاحب ۳۳
" چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں ۴۶
" مولوی بشیر احمد صاحب خادم ۶۶

مکرم چوہدری شریف احمد خاں صاحب ۳۹
مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ ۴۲
" سہیلہ عبداللہ صاحب ۵۸
" نذیرہ بیگم صاحبہ ۶۶
" آصفہ طیبہ صاحبہ ۳۹
" امۃ القیوم صاحبہ ۳۳
" بشریٰ بیگم خواجہ ۴۷
" خوشنودہ بیگم صاحبہ ۳۸
" جمیلہ حمیدین صاحبہ ۶۳
" بشریٰ بیگم سندھی ۵۲
" سعیدہ سلطانہ صاحبہ ۵۹
" امۃ الرشید صاحبہ ۴۶
" عابدہ سلطانہ صاحبہ ۴۴
" ہدایت بی بی صاحبہ ۳۴

جماعت احمدیہ شیموگہ (میسور)

مکرم یو۔ ابوبکر صاحب ۴۱
" منصور احمد صاحب ۳۹
" عبدالحلیم صاحب ۴۶
" ایس۔ کے اختر حسین صاحب ۵۷
مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ ۴۷
" بلقیس بیگم صاحبہ ۴۵
" نازلی بیگم صاحبہ ۴۵
" خورشید بیگم صاحبہ ۴۶
" امۃ الکلیم صاحبہ ۳۳
" وجیہہ بیگم صاحبہ ۴۳

جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

مکرم ظفر احمد صاحب ۳۳
" میاں مظہر احمد صاحب بانی ۳۶
" نیر د زالدین انور صاحب ۵۵
مکرم میاں محمد ادریس صاحب ۳۷
" سید ظفر احمد صاحب ۳۹
" محمد شمیم صاحب ۶۳
" صدیق احمد امینی صاحب ۴۰
" ماسٹر مشرق علی صاحب ۷۵
مکرمہ شکیلہ اختر صاحبہ ۷۶
" نعیمہ طاہرہ صاحبہ ۶۲
" امینہ فرحت صاحبہ ۳۸

جماعت احمدیہ بنگلور (میسور)

مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ ۴۲
" سلیمہ بیگم صاحبہ ۳۹
" جمیلہ بیگم صاحبہ ۳۳
" مبارکہ بیگم صاحبہ ۳۸
" اختر بیگم صاحبہ ۳۸
" ناصرہ بیگم رضوانہ صاحبہ ۳۸
" زرینہ بیگم صاحبہ ۵۹
مکرم بی۔ ایم داؤد احمد صاحب ۴۹
" مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب ۴۵
" بی۔ ایم نثار احمد صاحب ۵۸
" محمد ظفر اللہ صاحب ۴۱
" مسعود احمد صاحب ۲۸
" محمد اسعد انور صاحب ۳۸
" جی۔ ایم عنایت اللہ صاحب نسیم ۸۰

شاہجہانپور (یو۔ پی)

مکرمہ رافعہ خاتون صاحبہ ۵۸
" محبوبی خاتون صاحبہ ۲۵
" امۃ الباری صاحبہ ۴۹
" مبارکہ مریم صاحبہ ۳۸
مکرم قریشی محمد شفیق صاحب ۴۳
مکرمہ خوبصورت خانم صاحبہ ۵۷

مانڈوجن (کشمیر)

مکرم عبدالغنی صاحب بانڈے ۴۶

جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر)

مکرم عبدالمجید صاحب معتمد ۵۲
" عبدالسلام لون ۳۴

آسنور (کشمیر)

مکرم عبدالکریم صاحب ۳۸
" ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی ۴۳
" نعمت اللہ صاحب لون ۳۷

یادگیر (میسور)

مکرم محمد زکریا صاحب ۴۷
" رحمت اللہ صاحب چنا ۳۴
" عبدالرشید صاحب گمبر گہ ۴۴
" فیض احمد صاحب گڈی ۳۸
" عبدالحمید صاحب جنگڈی ۳۶
" مولوی فیض احمد صاحب ۵۴
مکرم سلیم صاحب نقل ۴۵

دیو ورگ (میسور)

مکرم عبدالغنی صاحب ۶۵
مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۲۵
مکرم محمد عبدالکریم صاحب ۶۹

محبوب نگر (آندھرا)

مکرم محمد معین الدین صاحب ۳۶

کرنول (آندھرا)

مکرم جے عابد حسین صاحب ۲۳
" محمد عظمت اللہ صاحب ۳۶
" سید محمود علی صاحب ۳۴

بانسرہ (بنگال)

مکرم ملا اکبر علی صاحب ۴۱
" ملا محمد علی صاحب ۴۵
" ملا محمد علی صاحب ۵۲
" ملا اختر علی صاحب ۴۱
مکرمہ جہاں آرا خاتون صاحبہ ۴۶
مکرم شیخ روشن علی صاحب ۵۰

موسیٰ بنی مائنز (بہار)

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ۲۵
" لقمان صاحب ۳۴
" منور احمد خاں صاحب ۴۵
" شرافت احمد خاں صاحب ۲۳

بھدرک (اڑیسہ)

مکرم رفیق احمد صاحب ۵۴
" غلام مہدی صاحب ۲۳
" سید محمد عبداللہ صاحب ۶۱

حیدرآباد (آندھرا)

مکرمہ ہاجرہ رشید الدین صاحبہ ۳۸
" امۃ الجمیل صاحبہ ۵۶
" سیدہ امۃ الباری صاحبہ ۵۶
" امۃ الحمید صاحبہ ۳۹
" زیب النساء بیگم صاحبہ ۵۲
" صدیقہ بانو صاحبہ ۴۳
" محمودہ انصاری صاحبہ ۵۸
" بشریٰ صاحبہ بلے پلی ۶۸
" رضیہ بیگم صاحبہ ۶۷
" نور جہاں صاحبہ ۶۷
مکرم سید غوث صاحب ۳۷
" مولوی محمد صادق صاحب ۵۵
" ارشاد حسین صاحب ۳۶
" محمود احمد صاحب کمالی ۵۶
" محمد عبدالرشید صاحب ۵۷
" غلام نثار احمد صاحب ۵۷
" انور اللہ بیگ صاحب ۴۷

نام	عمر
مکرم میر احمد علی صاحب ہاشمی	۵۴
" میر احمد عارف صاحب	۵۷
" محمد حمید اللہ صاحب	۴۲
" ڈاکٹر محمود علی صاحب	۷۷
" ڈاکٹر جعفر علی صاحب	۶۷
" غلام ناظم الدین صاحب	۵۱
" خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری	۷۰
" شرف الدین احمد خان صاحب	۴۵
" سید مشتاق احمد صاحب	۶۰
مکرمہ زاہدہ بانو صاحبہ	۵۲
" عشرت بانو صاحبہ	۳۶
" امۃ الغفور صاحبہ	۴۳

سکندر آباد (آندھرا)

نام	عمر
مکرم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب	۸۴
" یوسف احمد اللہ دین صاحب	۴۸
" مسیح الدین احمد اللہ دین صاحب	۶۷
مکرمہ فرحت بیگم صاحبہ	۷۶
" صدیقہ اللہ دین صاحبہ	۶۴

کیرنگ (اڑیسہ)

نام	عمر
مکرم انیس الرحمان خان صاحب	۵۸
" حنیف خان صاحب	۳۵
" گلاب دین خان صاحب	۳۴
مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ	۲۳
" شاہدہ خاتون صاحبہ	۴۴
" منصورہ خاتون صاحبہ	۴۳
" رابعہ خاتون صاحبہ	۲۴
" ضیاء الحق خان صاحب	۴۲
" یٰسین خان صاحب	۴۶

یتود دار (اڑیسہ)

نام	عمر
مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب	۳۷
" شیخ ہمدم احمد صاحب	۴۱
" شمس الحق خان صاحب	۳۸
مکرمہ غوثیہ بیگم صاحبہ	۳۴

بھرت پور (بنگال)

نام	عمر
مکرم ماسٹر شمس الدین صاحب دالی	۵۸
" محبوب الحق صاحب	۴۶
" ماسٹر جہاندار حسین صاحب	۵۷
" یعقوب حسین صاحب	۳۴
مکرمہ منورہ بیگم صاحبہ	۵۰
مکرم جلال الدین صاحب	۴۵
" عبد الرحمان صاحب	۴۵
" محبوب الرحمٰن صاحب	۶۴
" سراج الدین صاحب	۴۰
" ابو القاسم صاحب	۳۵
" خلیق الرحمٰن صاحب	۲۵
" انوار حسین صاحب	۳۲
" زین الحق صاحب	۲۳
" خادم الاسلام صاحب	۲۴

جنوبی ہند کا تبلیغی و مالی دورہ (بقیہ صفحہ نمبر ۲)

ان کا وعدہ اور بجٹ کو نوٹ کیا۔

کوٹار کی جماعت کی میٹنگ اسی روز بعد نماز مغرب وعشاء بلائی ہوئی تھی۔ اس جماعت میں مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل مبلغ کے طور پر متعین ہیں۔ یہاں پر ملیالم اور ٹامل ہر دو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مگر زیادہ تر لوگ ٹامل سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ جماعت صوبہ مدراس میں تصوّر کی جاتی ہے۔

رات کو اجلاس میں خاکسار اور مکرم سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال نے دوستوں کو بجٹ میں اضافہ اور دوسری مالی تحریکات کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق روشناس کیا۔ ہماری باتوں کا ترجمہ مکرم مولوی محمد علوی صاحب نے ٹامل زبان میں کیا۔ کوٹار میں ایک مختصر سی جماعت ہے۔ جو کہ ہندوستان کے ایک کنارے پر واقع ہے۔ یہاں کے لوگ بھی اکثر غریب ہیں۔ اس جماعت کے سالانہ بجٹ میں بھی مبلغ ۱۰۱/ روپے کا اضافہ ہوا۔ اور یہاں کے دوستوں نے فضل عمر فنڈ میں ۵۶۰/- روپے کے وعدے اور درویش فنڈ میں مبلغ ۹۰/- روپے کے وعدے لکھوائے۔ یہاں سے مبلغ ۱۶۵/- روپے کی نقد وصولی مختلف مدات میں ہوئی۔

روانگی برائے مدراس

اگلے روز مورخہ ۳۰ / ۱۰ / ۶۶ کو ہم واپس کوروناگاپلی سے ہوتے ہوئے ارناکلم کی طرف روانہ ہوئے۔ کیونکہ یہاں سے بذریعہ کوچین ایکسپریس ہماری سیٹیں مدراس کے لئے ریزرو تھیں۔ چنانچہ ۳۱ر اکتوبر کو محترم صدیق امیر علی صاحب واپس موگرال کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور خاکسار اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب مدراس کے لئے روانہ ہوئے جہاں اگلے روز یکم نومبر کی صبح کو پہنچے۔ اسٹیشن پر مکرم نوجوان صاحب، مکرم شیخ محمد رفیق صاحب، مکرم کمال الدین صاحب اور مکرم علی محی الدین صاحب اور کچھ اور احباب ہمارے استقبال کیلئے موجود تھے۔ ہمارے قیام کا انتظام مکرم شیخ محمد رفیق صاحب کے مکان پر تھا۔ جماعت مدراس کے انتظام کے مطابق

نام	عمر
مکرم محمد نوشاد علی صاحب	۳۴
" رحمت حسین صاحب	۲۳
" امان اللہ صاحب	۴۰
" عطیع الرحمٰن صاحب	۴۰
" نور الاسلام صاحب	۳۴
" غلام مرتضیٰ صاحب	۲۴
" عبد المالک صاحب	۴۰
" رفیق الدین احمد صاحب	۴۰
" عبد العلیم صاحب	۲۳
" خادم الدین صاحب	۲۳

اسی روز بعد نماز مغرب وعشاء مکرم علی محی الدین صاحب کے مکان پر جماعت کی میٹنگ بلائی گئی تھی۔ جہاں جماعت کے اکثر احباب تشریف لائے۔ دوستوں کو ہم نے اپنے دورہ کی وضاحت کی اور ان سے نئے سال کا بجٹ فضل عمر فنڈ اور درویش فنڈ میں وعدے حاصل کئے۔ اور رات کو قریباً گیارہ بجے اس کام سے فارغ ہو سکے۔ اس جگہ ہماری تقریروں کا ترجمہ ٹامل زبان میں مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب نے کیا۔ اور مورخہ ۲ر نومبر کو بھی بعض دوستوں سے انفرادی ملاقات کر کے وعدے حاصل کئے۔

گورنر مدراس سے ملاقات

اسی روز گیارہ بجے قبل دوپہر گورنر مدراس جناب سردار اُجل سنگھ صاحب سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ چنانچہ خاکسار اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ہر دو وقت مقررہ سے چند منٹ قبل راج بھون میں پہنچے اور ٹھیک گیارہ بجے ہمیں گورنر صاحب نے ملاقات کے لئے اندر بلایا اور نہایت تپاک انداز سے ملے۔

سردار صاحب موصوف پہلے پنجاب کے گورنر رہ چکے ہیں اور دس سال پیشتر پرتاپ سنگھ کیرون کے زمانہ میں پنجاب کے وزیر خزانہ بھی رہے ہیں۔ اس وقت سے ہماری اُنکے ساتھ ذاتی واقفیت تھی۔ ویسے جماعت احمدیہ کے ساتھ گورنر صاحب موصوف کے پرانے مراسم تھے خود انہوں نے اپنی ملاقات کے دوران میں اس بات کا ذکر فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ان کے ہم جماعت رہے ہیں۔

چند ماہ پیشتر جماعت احمدیہ مدراس کے احباب کا ایک وفد ان سے ملا تھا اور انکی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا تھا۔ قرآن کا یہ نسخہ اُنکے ملاقات کے کمرہ میں کتب کی سب سے اوپر کی شلف پر رکھا ہوا تھا اور آپ نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل اس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

دوران گفتگو میں آپ نے پنجاب نارنت میں اپنے بعض پرانے ساتھیوں کا ذکر کیا۔ اور بالخصوص سردار گوربچن سنگھ باجوہ اور سرچرن سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر تعلیم کی خیریت کا حال معلوم کیا۔

آندھرا سٹیل پلانٹ کے مسئلہ پر طلباء کی ہڑتال پر آپ نے تشویش اور افسوس کا اظہار فرمایا ہم نے اس سلسلہ میں آپکی خدمت میں جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیم اور پابندی قانون کی عملی تاکید کا ذکر کیا جس کی آپ نے بھی تعریف فرمائی۔ اسی طرح آپکی خدمت میں اسلامی مسئلہ جہاد کی وضاحت کی گئی۔ نیز آپکی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ اور گورمکھی ترجمہ نماز کا نسخہ پیش کیا گیا۔

قریباً پچیس منٹ کی ملاقات اور بے تکلف گفتگو کے بعد ہم نے آپ سے رخصت چاہی۔ آپ نے یہ وعدہ بھی فرمایا کہ جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے پیشوایان مذاہب کے جلسہ پر وہ صدارت کے لئے خوشی سے تیار ہوں گے اور ہم اس ملاقات کی خوشگوار یاد لے کر واپس لوٹے

روانگی برائے واپسی سفر و شکریہ احباب

اس روز بقیہ وقت ہم مختلف مقامات پر مقیم احمدی دوستوں سے ملکر وعدے اور وصولی کا کام سرانجام دیتے رہے۔

جماعت مدراس کا سالانہ بجٹ مبلغ ساڑھے تین ہزار اضافہ کے ساتھ تیار کیا گیا۔ فضل عمر فنڈ کے وعدہ میں مبلغ ۴۷/۲۷ روپے کا اضافہ ہوا۔ اور درویش فنڈ میں مبلغ ۲۰۵/- روپے کے وعدے حاصل کئے گئے۔ اور مبلغ ۳۰۰/- روپے کی نقد وصولی مختلف مدات میں ہوئی۔

مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب فاضل مبلغ کا لیکٹ بحری جہاز سے جزائر انڈیمان جا رہے تھے۔ چنانچہ قریباً چار بجے شام ہم بندرگاہ تک ان کو الوداع کہنے کے لئے گئے۔ اور اپنے مجاہد بھائی کو دعا کے ساتھ رخصت کیا۔

اگلے روز مورخہ ۳ر نومبر کو خاکسار کی سیٹ دہلی کے لئے اور مولوی سراج الحق صاحب کی حیدر آباد کے لئے ریزرو تھی۔ مگر آندھرا پردیش میں طلباء کے مظاہروں اور پُرخطر حالات کے مدنظر یہ بھی دہلی اور حیدر آباد جانے والی تمام گاڑیاں منسوخ ہو گئیں البتہ ایک گاڑی دہلی جنتا میل کئی سو میل کے زائد لمبے راستے سے آ رہی تھی۔ چنانچہ بمشکل اسی گاڑی میں سیٹیں ریزرو کروانے کا انتظام کیا گیا۔

اسی روز مدراس میں سخت بارش اور طوفان تھا جس کی وجہ سے یہ گاڑی بھی قریباً چار گھنٹے لیٹ روانہ ہوئی۔ بہرحال ہم پانچ بجے شام مدراس سے روانہ ہوئے۔ یہ گاڑی پانچ تاریخ کو صبح سکندر آباد پہنچی۔ جہاں مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے اترنا تھا۔ اور اگلے روز شام کو چھ بجے دہلی پہنچی۔ اسی روز کے لئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے خاکسار کے لئے برتھ ریزرو کروائی ہوئی تھی۔ چنانچہ خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات نومبر کو قبل دوپہر بخیریت واپس قادیان پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش، میسور اسٹیٹ، بمبئی، کیرالا اسٹیٹ اور مدراس کے جملہ عہدہ داروں اور احباب کا خاکسار ممنون ہے جنہوں نے ہمارے اس مالی دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ایسے جملہ احباب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین!

وصـــــایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی عذر ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دے ۔ ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۵۵ ۔ میں پری بی بی اہلیہ محمد مکرم علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمرہ ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینگال ڈاک خانہ بنیاپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر/۲۵ روپیہ کان کا پھول طلائی وزنی ½ ۱ تولہ ہار طلائی وزنی ۴ تولہ ۔ چار طلائی وزنی ½ ۱ تولہ سونا کل وزن ۷ تولہ قیمت ۔/۱۰۴ روپیہ پاؤں کی کڑیاں نقرئی ۱۳ تولہ کمر پٹہ ۱۲ تولہ کل قیمت مبلغ ۔/۱۰۴ روپے مع حق مہر ۔/۲۷۵۴ روپے اس کے علاوہ غیر منقولہ جائیداد اراضی زرعی ایک ایکڑ تین گونٹھ قیمتی مبلغ ۔/۲۰۰۰ روپیہ کل جائیداد کی قیمت ۔/۴۷۵۴ روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میں اپنی اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں گی یا ورثہ میں مجھے کہیں سے ملیگی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی میں اپنی زمین کی آمد کا ⅒ حصہ ادا کرتی رہونگی

الامۃ پری بی بی اہلیہ محمد مکرم علی صاحب
ساکن پینگال ۲۲/۸/۶۶

گواہ شد شیخ محمد گجراتی درویش قادیان حال پینگال
گواہ شد محمد مکرم علی پہیرہ خاوند موصیہ ساکن پینگال

وصیت نمبر ۱۳۶۵۴ ۔ میں عبد العزیز خاں ولد محمد موسیٰ صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت حسب ذیل ملکیت ہے :۔

۱۔ میرے جدی مکانات چار ہیں جو ہم چار بھائیوں اور چھ بہنوں میں مشترکہ ہیں اور ابھی تک یہ جائداد تقسیم نہیں ہوئی ۔ ان چاروں مکانات کی ملکیت اس طرح ہے کہ گویا ایک ہی مکان کے چار حصے ہیں اور محلہ قاضی پورہ حیدرآباد میں واقع ہیں ۔ حدود اربعہ یہ ہے :۔
شرق سڑک قاضی پورہ روڈ ۔ مغرب روڈ قاضی پورہ ۔ شمال مکان نعیم الدین احمد خاں صاحب جنوب مکان نصیر الدین احمد خاں ۔ اس جائداد کی موجودہ قیمت اندازاً ۔/۲۵۰۰۰ ہزار روپیہ ہے ۔

۲۔ میری ایک دکان بیڑی چارہ جنگ کی ہے جس میں اندازاً دو ہزار روپیہ سرمایہ لگا ہوا ہے جس سے مجھے اندازاً ۔/۳۰۰ روپیہ ماہوار ہوتی ہے ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد و آمد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبد العزیز خاں
گواہ شد سراج الحق انسپکٹر بیت المالی قادیان مقیم حیدرآباد (آندھرا)
گواہ شد محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد (آندھرا)

وصیت نمبر ۱۳۶۵۰ ۔ میں شہزادی بیگم زوجہ احمد حسین قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اس وقت ماہوار آمد کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی جائداد ہے اور نہ ہی کسی قسم کا زیور ہے ۔ البتہ مبلغ پانچصد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے ۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ المرقوم مسعود احمد سیکرٹری مال قادیان ۱۸/۸/۶۶ ۔ العبد شہزادی بیگم موصیہ ۱۸/۸/۶۶

گواہ شد احمد حسین بقلم خود خاوند موصیہ ۱۸/۸/۶۶
گواہ شد ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری وصایا لوکل انجمن احمدیہ ۱۸/۸/۶۶

چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری

مالی خدمت دین کا نصف ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

" میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے ۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ الذین یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنٰھم ینفقون ۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں " اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے ۔

اسی طرح موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے سورہ کہف میں ذوالقرنین کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں کہ اٰتونی زبر الحدید یعنی اے لوگو مجھے دھات کے ٹکڑے لا کر دو تا میں تمہارے مخالفوں کے حملہ کے خلاف ایک دیوار کھڑی کر دوں " اس جگہ استعارہ کے طور پر دھات کے ٹکڑوں سے چاندی سونے کے سکے مراد ہیں جو دین کے کاموں کو چلانے کے لئے ضروری ہیں اور سب دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت فرمائی ہے کہ بے شک گذشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذوالقرنین گذرا ہوگا مگر اس زمانہ میں پیشگوئی کے رنگ میں ذوالقرنین سے مسیح موعود یعنی میں خود مراد ہوں جو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں اسی لئے آپ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر کچھ تین ماہ تک الٰہی سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا ۔"

امید ہے کہ احباب جماعت عموماً اور عہدیداران جماعت خصوصاً پوری توجہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں گے ۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماتے ۔ آمین ۔

ناظر بیت المال قادیان

محترم مولانا شمس صاحب کی وفات پر تعزیت نامے

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی وفات پر حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں جو بوجہ عدم گنجائش مفصل طور پر درج اخبار نہیں ہو سکے ۔

جماعت احمدیہ بمبئی ۔ جماعت احمدیہ بنگلور ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد ۔ اللہ تعالیٰ احباب کے اخلاص اور محبت میں برکت دے اور جماعت کو اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کا بہترین بدل دے ۔ آمین ۔ (ایڈیٹر)

خبریں

نئی دہلی ۱۲ر نومبر۔ آج وزیر دفاع شری سورن سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مغربی ممالک نے سوائے امریکہ کینیڈا اور مغربی جرمنی کے بھارت اور پاکستان کے پاس اسلحہ کی فروخت پر لگائی گئی پابندیاں نرم کردی ہیں۔ مغربی جرمنی نے بعض اقسام کا اسلحہ اور گولہ بارود دونوں ملکوں کے پاس فروخت کرنے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ جبکہ امریکہ اور کینیڈا سے مہلک ہتھیاروں کی ترسیل پر پابندی ہے مگر غیر مہلک ایشیا کی درآمد پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ شری سورن سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان نے چین کے سپلائی کردہ ایل ۲۸ مارکہ بمبار جہازوں کا ایک سکوڈرن قائم کرنے میں مدد دینے کے لئے مزید ہوائی جہاز سپلائی کرنے کا بھی وعدہ ہے۔ چین سے پاکستان کو ۲۰۵ ٹی ۵۹ مارکہ اور ۴۳۔ ۵ ٹینک اور دیگر سامان توپخانہ گولہ بارود اور نالنز جیسے پرزے بھی سپلائی کیے گئے ہیں۔ وزیر خارجہ شری چھاگلہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اب امریکہ نے پاکستان کو جو آبدوزیں ٹریننگ کے مقاصد کے لئے مہیا کی تھیں وہ ابھی تک اس کے پاس ہیں۔ ممبروں نے پوچھا کہ کیا آبدوزیں حالیہ بھارت پاکستان جنگ میں بھارت کے خلاف استعمال کی گئی تھیں۔ شری چھاگلہ نے کہا کہ ہمیں کوئی علم نہیں ہے کہ آیا یہ آبدوز بھارت کے خلاف استعمال کی گئی تھی یا نہیں۔

نئی دہلی ۱۲ر نومبر۔ بھارت میں متعینہ روسی سفیر مسٹر بینی ڈکٹوف نے آج یہاں پریس کانفرنس میں کہا کہ روس نے بھارت میں پانچ صد پولیس سیڈ فارم قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کی مالیت کی زرعی مشینری اور دیگر سامان بطور تحفہ دینا منظور کرلیا ہے۔ روس نے بھارت کو دس مزید سرکاری سیڈ فارموں کے لئے ۶ کروڑ روپے کی زرعی مشینری اُدھار مہیا کرنا منظور کرلیا ہے۔ اس فیصلہ سے روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسی گن نے شریمتی اندرا گاندھی کو ایک مراسلہ میں مطلع کر دیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ سرکاری فارموں کے لئے بطور تحفہ مشینری دینے کے معاہدہ پر ۲۵ر نومبر کو دستخط ہو جائیں گے اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ روس سرکار بھارت کے چوتھے پلان کے لئے اقتصادی امداد کے معاہدہ پر اس ماہ کے آخر یا دسمبر کے شروع میں دستخط کرنے کے لئے تیار ہے۔

لدھیانہ ۱۲ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب سرکار نے کوآپریٹو سٹوروں جنرل بازاروں اور ڈپوؤں سے سپلائی کئے جانے والے دیسی گندم کے آٹے کی راشن کی مقدار کم کر دی ہے۔ اس فیصلہ پر فوری عملدرآمد ہوگا۔ اب تین ممبروں تک والے پریوار کو ایک ماہ میں پانچ کلو آٹا فی کس ملے گا۔ جبکہ چار سے پانچ ممبروں والے پریوار کو چار کلو آٹا فی کس فی ماہ اور پانچ سے زائد ممبروں والے پریوار کو ۳ کلو آٹا فی ماہ ملے گا۔ جبکہ اس سے پہلے آٹے کی سپلائی کی شرح یہ تھی۔ دو ممبروں والے پریوار کو دس کلو آٹا۔ ۳ سے ۵ ممبر والوں کو ۲۰ کلو آٹا اور ۵ سے زائد ممبروں والے پریوار کو ۴۰ کلو آٹا۔ سرکار اس کے ساتھ راشن کارڈوں پر ایک کلو چاول فی کس فی ماہ بھی دے گی۔ لیکن ماہانہ ۵ کلو سے زائد چاول کسی کو نہ ملے گا۔ مگر یہ چاول آٹے کی جگہ ملے گا۔ غیر ملکی گندم کے آٹے کی مقدار میں کوئی کٹوتی نہیں کی گئی۔ اور وہ پہلے کی طرح ملتا رہے گا۔

چنڈی گڑھ ۱۲ر نومبر۔ پنجاب کمیونسٹ پارٹی (دایاں بازو) کے سیکرٹری شری اوتار سنگھ ملہوترہ نے آج ایک بیان میں کہا کہ ان کی پارٹی کا سنت فتح سنگھ کی ایجی ٹیشن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم اس کی ہرگز حمایت نہیں کر رہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس ایجی ٹیشن سے ہندو سکھ کشیدگی بڑھے گی اور اس سے پنجاب میں ایکتا نہیں آسکے گی۔ آپ نے کہا کہ پچھلے دنوں مختلف اپوزیشن پارٹیوں کی جو میٹنگ سنت فتح سنگھ نے بلائی تھی اس میں اُنہوں نے کہا تھا کہ ایجی ٹیشن کو چلانے کے لئے مشیر مہیا کئے جائیں لیکن ہم نے مشیر دینے سے انکار کر دیا۔

نئی دہلی ۱۲ر نومبر۔ آج لوک سبھا میں مرکزی وزیر تجارت شری منو بھائی شاہ نے اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کے متعلق پوزیشن کی وضاحت کے لئے ایک بیان دیا۔ ان پر الزامات سنیکت سوشلسٹ پارٹی کے ممبر شری مدھو لمائے نے عائد کئے تھے۔ ان الزامات میں کہا گیا تھا کہ شری شاہ نے بھاری اثاثہ جمع کرلیا ہے اور غیر ملکی بنکوں میں ان کے نام کا کھاتہ موجود ہے۔ شری منو بھائی شاہ نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ اگر مذکورہ بالا الزامات ثابت ہو جائیں تو وہ سیاست چھوڑنے کو تیار ہیں۔ اس پر کانگرسی ممبروں نے پُرجوش تالیاں بجائیں۔ مگر اس وقت الزام عائد کرنے والے ممبر شری مدھو لمائے ہاؤس میں موجود نہ تھے۔ اُنہیں سپیکر نے اپنی حکم عدولی کے الزام میں ہاؤس سے باہر نکال دیا تھا۔ وہ سپیکر کی اجازت کے بغیر بہار میں بھگدڑ کی وارداتوں کا معاملہ اٹھانے پر بضد تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ اُن کے حلقہ مونگھیر میں بھگدڑ کی وارداتیں ہوئی ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ر نومبر۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج لوک سبھا میں کہا کہ میں نے نیپال کے حالیہ دورہ میں نیپالی رہنماؤں کے ساتھ چین اور پاکستان کے گٹھ جوڑ کے متعلق بھی بات کی تھی۔ میں نے اُنہیں بتایا تھا کہ بھارت کو چین اور پاکستان کے گٹھ جوڑ اور بھوٹان کی سرحدوں پر چینی فوجوں کے اجتماع کی خبروں سے بڑی تشویش ہے۔ پردھان منتری نے کہا کہ چین نیپال کا پڑوسی ہے اس لئے وہ چین کے ساتھ بھی دوستی قائم رکھنا چاہے گا۔ تاہم میں نہیں سمجھتی کہ نیپال اور چین کے دوستانہ تعلقات بھارت کے ساتھ نیپال کی قریبی دوستی میں کسی طرح مخل ہوتی ہے بھارت اور نیپال کے درمیان قدیم عرصہ سے دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ اور اب اس دوستی کو مزید مضبوط بنانا ضروری ہے بدیش منتری شری چھاگلہ نے نیپال میں پردھان منتری کے حالیہ دورہ کے متعلق آج لوک سبھا میں ایک بیان دیا جس کے بعد کچھ سوالات پوچھے جانے پر شریمتی اندرا نے اپنی پوزیشن واضح کی۔ شری چھاگلہ نے ایوان کو بتایا کہ بھارت کا ایک تجارتی وفد عنقریب نیپال جائے گا۔

نئی دہلی ۱۲ر نومبر۔ آج محکمہ ریل کے راجیہ منتری ڈاکٹر رام سبھاگ سنگھ نے لوک سبھا میں کہا کہ حال ہی میں صوبائی محکمہ منتریوں کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ ریلوے لائنوں کی حفاظت کے لئے ضروری حفاظتی انتظامات کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ تخریبی کارروائیوں کے ذریعہ حال ہی میں ہونے والے ریل حادثوں کے مجرموں کی تلاش بھی سرگرمی سے کرائی جائے گی۔ شری بھیم پڑا نے اس امر پر تشویش ظاہر کی کہ ریلوے میں تخریبی کارروائیوں کو روکنے کے اقدامات پر غور کیا گیا تھا اور فیصلہ ہوا تھا کہ ریلوے لائنوں پر گشت تیز کردی جائے کچھ ممبروں نے دس نومبر کو لکھنؤ کی نواحی بستیوں ڈالی گنج اور بادشاہ نگر کے مابین ریلوے گاڑی کو اُلٹنے کی کوشش کے واقعہ کے متعلق تفاصیل مانگیں۔ ایک مرحلہ پر ڈاکٹر رام سبھاگ سنگھ اور شری مدھو لمائے کے مابین حادثہ کی آئینی ذمہ داریوں کے معاملہ پر زبردست جھڑپ بھی ہوئی۔

نئی دہلی ۱۲ر نومبر۔ ہوم منسٹر شری چوہان نے آج راجیہ سبھا میں ایک بل پیش کیا۔ جس کا مقصد آئین میں ترمیم کرکے سندھی بھاشا کو بھی موجودہ قومی زبانوں کی فہرست میں شامل کرنا ہے۔ اس بل کے پاس ہونے سے قومی زبانوں کی تعداد پندرہ ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۱۲ر نومبر۔ امریکہ کے تجارتی سفارت خانہ میں بھارت کے نمائندہ ڈاکٹر دیبیندر جی نے کہا ہے کہ بھارت اگر چاہے تو ۱۸ ماہ کے اندر ایٹم بم بنا سکتا ہے لیکن بھارت سرکار ایٹمی طاقت کو صرف پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔